جس اسم سے معین چیز سمجھی جائے اسے معرفہ کہتے ہیں جیسے عمر۔ اور جس اسم سے معین چیز نہ سمجھی جائے اسے نکرہ کہتے ہیں۔ جیسے پتھر۔

معرفہ کی سات اقسام

اسم ضمیر: وہ اسم جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے جیسے میں۔ تم۔ وہ۔
اسم ضمیر کے علاوہ باقی ہر اسم کو اسم ظاہر کہتے ہیں۔

اسم عَلَم: وہ اسم جو کسی شخص یا ملک یا کسی چیز کا خاص نام ہو۔ جیسے عمر۔ مکہ۔
اسم اشارہ: وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے یہ۔ وہ۔
اسم موصول: وہ اسم جو بعد والے جملے سے ملکر کسی جملے کا جزء بنتا ہے۔ جیسے وہ جو۔ وہ جس نے
معرف باللام: وہ اسم جس کے شروع میں الف لام ہو۔ جیسے الحبیب۔ الکتاب۔
معرف بالاضافہ: وہ اسم جو معرفہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے عمر کا قلم۔
معرف بالنداء: وہ اسم جس کے شروع میں حرف ندا ہو۔ جیسے اے مرد۔ اے عورت۔
معرفہ کے علاوہ باقی اسماء نکرہ ہوتے ہیں۔ جیسے بندہ۔ مومن۔ بچہ وغیرہ۔

جس اسم میں تانیث کی علامت نہ ہو اسے مذکر کہتے ہیں جیسے غلام۔ اور جس میں تانیث کی علامت ہو اسے مونث کہتے ہیں۔ جیسے۔ امراۃ۔ ظلمۃ۔

تانیث کی تین علامات ہیں: (۱) گول ۃ۔ بقرۃ (2): الف مقصورہ۔ بشریٰ
(3): الف ممدودہ۔ صفراء۔

اسم کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ نہ ہو اسے الف مقصورہ کہتے ہیں۔ اور جس الف کے بعد ہمزہ ہو اسے الفِ ممدودہ کہتے ہیں۔ جیسے صغریٰ۔ حمراء۔

مونث کی دو اقسام

مونث حقیقی: جس مونث کے مقابل نر جاندار ہو اسے مونث حقیقی کہتے ہیں جیسے عورت۔

مونث لفظی: جس مونث کے مقابل نر جاندار نہ ہو اسے مونث لفظی کہتے ہیں جیسے پتنگ۔

تعداد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں:

واحد: جس اسم سے ایک فرد سمجھا جائے اسے واحد یا مفرد کہتے ہیں۔ جیسے مسلمان۔

تثنیہ: جس اسم سے دو افراد سمجھے جائیں اسے تثنیہ کہتے ہیں۔ جیسے دو مسلمان۔

جمع: جس اسم سے دو سے زیادہ افراد سمجھے جائیں اسے جمع کہتے ہیں۔ جیسے تین مسلمان، پانچ مسلمان۔ بہت سارے مسلمان۔

جمع کی دو اقسام باعتبار افراد

جمع قلت: جو جمع تین سے لیکر دس افراد تک کے لیے بنائی گئی ہو اسے جمع قلت کہتے ہیں جیسے اقلام۔

جمع کثرت: جو جمع گیارہ سے لیکر لاتعداد افراد کے لیے بنائی گئی ہو اسے جمع کثرت کہتے ہیں۔ جیسے کتب۔ مساجد۔

مرکب اضافی کی تعریف

جس مرکب ناقص میں ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی گئی ہو اسے مرکب اضافی کہتے ہیں۔ جیسے اللہ کے رسول۔

مرکب اضافی میں پہلے اسم کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

مرکب توصیفی کی تعریف

مرکب توصیفی: جس مرکب ناقص کا دوسرا جزو پہلے جزو کی صفت یعنی اچھائی یا برائی وغیرہ بیان کرے اسے مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ جیسے نیک مرد۔ فاسق مرد۔ کالا کپڑا۔
مرکب توصیفی کے پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے جزو کو صفت کہتے ہیں۔

جس جملے کا پہلا جزو فعل ہو اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ جیسے فرمایا اللہ نے
جس اسم (اسم ظاہر یا ضمیر) کی طرف فعل معروف کی اسناد ہو اسے فاعل کہتے ہیں۔ جیسے بجلی چمکی۔ اور جس اسم کی طرف فعل مجہول کی اسناد ہو اسے نائب فاعل کہتے ہیں۔ جیسے آواز سنی گئی۔

جس جملے کا پہلا جزو اسم ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ جیسے اللہ کریم ہے۔
جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا یا مسند الیہ کہتے ہیں اور دوسرے جزو کو خبر یا مسند کہتے ہیں۔ جیسے اللہ غنی ہے۔

جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو اسے جملہ خبریہ کہتے ہیں۔ جیسے فلاں کھڑا ہے۔ اور جس جملے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکتا ہو اسے جملہ انشائیہ یا انشا کہتے ہیں۔ جیسے وہ کون ہے۔ کون آیا۔

جملہ انشائیہ کی آٹھ اقسام

امر: وہ جملہ جس میں کسی کام کا حکم دیا گیا ہو۔ جیسے مدد کرو۔
نہی: وہ جملہ جس میں کسی کام سے روکا گیا ہو۔ جیسے مدد نہیں کرو۔
استفہام: وہ جملہ جس میں سوال کیا گیا ہو۔ جیسے کیا وہ آیا۔
تمنّی: وہ جملہ جس میں کوئی آرزو کی گئی ہو۔ جیسے کاش یہ ہو جاتا۔
ترجّی: وہ جملہ جس میں کوئی امید کی گئی ہو۔ جیسے شاید وہ آجائے۔
عقود: وہ جملہ جس سے کوئی عقد کیا جائے۔ جیسے میں نے بیچا۔ میں نے نکاح کیا۔

قسم: وہ جملہ جس میں قسم کھائی گئی ہو جیسے اللہ کی قسم کھائی میں نے۔
دعا: وہ جملہ جس میں دعا کی گئی ہو۔ جیسے یا اللہ کرم فرما۔
جملہ انشائیہ کے علاوہ ہر جملہ خبریہ ہوتا ہے۔

جو اسم مبقسر چیز کی طرف اشارے کے لیے وضع کیا گیا ہو اسے اسم اشارہ کہتے ہیں جیسے یہ وہ۔ اور جس چیز کی طرف اسم اشارہ سے اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ جیسے یہ قلم۔ وہ کتاب۔

اسم اشارہ کی دو اقسام

اسم اشارہ قریب: وہ اسم اشارہ جسے مشار الیہ قریب کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے یہ۔
اسم اشارہ بعید: وہ اسم اشارہ جسے مشار الیہ بعید کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے وہ۔

جو اسم بعد والے جملے سے ملکر کلام کا جز بنے اسے اسم موصول کہتے ہیں اور اسم موصول کے بعد والے جملے کو صلہ کہتے ہیں۔ جیسے وہ آیا جس نے مدد کی۔

جس اسم کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے اسے اسم استفہام کہتے ہیں۔ جیسے کیسے۔ کس طرح۔ کیوں۔
اسمائے استفہام: کون، کیا، کونسا، کتنے، کیسا، کہاں، کب وغیرہ۔

جو اسم دو جملوں پر داخل ہو کر یہ ظاہر کرے کہ پہلا جملہ دوسرے کا سبب ہے اسے اسم شرط کہتے ہیں۔ جیسے جو چپ رہا بات پائی۔

اسمائے شرط: جو، جہاں، جب، جب بھی، جس طرح وغیرہ۔

جو اسم وقت یا جگہ ظاہر کرے اسے اسم ظرف کہتے ہیں۔ جیسے تب، کہاں۔

اسم ظرف کی دو اقسام

ظرف زمان: جو اسم ظرف وقت ظاہر کرے اسے ظرف زمان کہتے ہیں۔ جیسے تک، بعد، جب۔

ظرف مکان: جو اسم ظرف جگہ ظاہر کرے اسے ظرف مکان کہتے ہیں۔ جیسے یہاں، نیچے۔

جو حرف نفی کسی چیز کے تمام افراد سے حکم کی نفی کرے اسے حرف نفی جنس کہتے ہیں۔ جیسے کوئی نہیں آیا۔

مفعول مطلق

فعل کے اپنے یا اسکے ہم معنی مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں۔ جیسے بیٹھ بیٹھا۔

مفعول بہ کی تعریف

جس اسم پر کوئی فعل واقع ہو اسے مفعول بہ کہتے ہیں۔ جیسے میں نے کمزور کی مدد کی۔ ایک فعل کے دو یا تین مفعول بہ بھی ہوتے ہیں۔ جیسے میں نے اسکو قلم دیا۔ ایسا فعل مجہول ہو تو اسکا پہلا مفعول نائب فاعل اور باقی مفعول بہ ہونگے۔ اسکو قلم دیا گیا۔ مفعول بہ موصوف یا مضاف بھی ہوتا ہے۔ جیسے میں نے اسکے کلام کو دیکھا

مفعول فیہ

جس جگہ یا وقت میں فعل واقع ہو اسے مفعول فیہ کہتے ہیں۔ جیسے میں جمعہ کے دن شہر میں داخل ہوا۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

ظرف کی دو اقسام

ظرف زمان: وہ وقت جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے: میں کل گیا۔

ظرف مکان: وہ جگہ جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے: میں گھر میں کھڑا ہوا۔

جو ظرف زمان ایسا زمانہ ظاہر کرے جسکی حد نہ ہو اسے ظرف زمان غیر محدود یا ظرف زمان مبہم کہتے ہیں۔ جیسے میں بہت لمبے عرصے تک خاموش رہا۔ اور جو ظرف زمان ایسا زمانہ ظاہر کرے جسکی حد ہو اسے ظرف زمان محدود کہتے ہیں۔ جیسے میں ایک مہینے خاموش رہا۔ اسی طرح جو ظرف مکان ایسی جگہ ظاہر کرے جسکی حد نہ ہو اسے ظرف مکان غیر محدود یا ظرف مکان مبہم کہتے ہیں۔ جیسے میں امیر کے سامنے بیٹھا۔ اور جو ظرف مکان ایسی جگہ ظاہر کرے جسکی حد ہو اسے ظرف مکان محدود کہتے ہیں۔ جیسے میں ایک گھر میں داخل ہوا۔

جس مفعول کے سبب فعل واقع ہو اسے مفعول لہ کہتے ہیں۔ جیسے میں احتراماً کھڑا ہوا۔
جو مفعول (کے ساتھ) کے بعد آئے اسے مفعول معہ کہتے ہیں۔ جیسے سردی جبوں کے ساتھ آئی۔

حال کی تعریف

جو لفظ فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے اسے حال اور اس فاعل یا مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں۔ میں نے عمر کو اس حال میں مارا کہ وہ کھڑا تھا۔

تمییز کی تعریف

جو اسم نکرہ کسی چیز سے ابہام و پوشیدگی کو دور کردے اسے تمییز یا ممیز کہتے ہیں۔ اور تمییز میں جس چیز سے ابہام کو دور کرے اسے مُمیّز کہتے ہیں۔ جیسے بیس قلم

تمییز کی دو اقسام

تمییز عن الذات: وہ تمییز جو کسی مبہم ذات سے ابہام کو دور کرے، یہ مبہم ذات عموماً مقدار (عدد، وزن یا ناپ وغیرہ) ہوتی ہے۔ فلاں کے لیے دس درہم ہیں۔ اور کبھی یہ مبہم ذات مقدار کے علاوہ بھی ہوتی ہے جیسے سونے کی انگوٹھی۔

تمییز عن النسبہ: وہ تمییز جو کسی مبہم نسبت سے ابہام کو دور کرے، یہ مبہم نسبت یا تو جملہ فعلیہ میں ہوتی ہے۔ جیسے فلاں اخلاق کے لحاظ سے اچھا ہے۔ یا شبہ جملہ میں ہوتی ہے جیسے میں تم سے مال میں زیادہ ہوں۔ یا اضافت میں ہوتی ہے۔ جیسے مجھے اسکی شرافت سے تعجب ہوا اسکی ذات کے اعتبار سے۔

مستثنیٰ کی تعریف و اقسام

مستثنیٰ کی تعریف: جس اسم کو بذریعہ کلمہ استثناء کسی اسم کے حکم سے نکال دیا جائے اسے مستثنیٰ کہا جاتا ہے اور جس اسم کے حکم سے مستثنیٰ کو نکالا گیا ہو اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ جیسے قوم کھڑی ہوئی سوائے عمر کے۔

مستثنیٰ کی دو اقسام

مستثنیٰ متصل: جو مستثنیٰ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اسے مستثنیٰ متصل کہتے ہیں۔ جیسے قوم آئی سوائے عمر کے۔

مستثنیٰ منقطع: جو مستثنیٰ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو اسے مستثنیٰ منقطع کہتے ہیں۔ جیسے قوم آئی سوائے گدھے کے۔

جس کلام میں نفی، نہی یا استفہام نہ ہو اسے کلام موجب کہتے ہیں۔ جیسے قوم آئی سوائے عمر کے۔ اور جس کلام میں نفی، نہی یا استفہام ہو اسے کلام غیر موجب کہتے ہیں۔ جیسے قوم نہیں آئی سوائے عمر کے۔ قوم کی تنظیم نہیں کی سوائے بکر کے۔ کیا تو نے کسی کو دیکھا سوائے عثمان کے۔

حروف استثناء: سوائے، علاوہ وغیرہ۔

فعل کی اقسام

جس فعل کی اسناد فاعل کی طرف ہو اسے فعل معروف کہتے ہیں۔ جیسے عمر آیا۔

جس فعل کی اسناد مفعول کی طرف ہو اسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ جیسے آواز سنی گئی۔

جس فعل کا مفعول بہ نہ آسکتا ہو اسے فعل لازم کہتے ہیں۔ جیسے عمر بیٹھا۔

جس فعل کا مفعول بہ آسکتا ہو اسے فعل متعدی کہتے ہیں۔ جیسے عمر نے کمزور کی مدد کی۔

فعل متعدی کی تین اقسام

وہ فعل متعدی جس کا ایک مفعول بہ ہو جیسے میں نے عمر کی تعظیم کی۔

وہ فعل متعدی جس کے دو مفعول بہ ہوں۔ جیسے میں نے عمر کو قلم دیا۔

وہ فعل متعدی جس کے تین مفعول بہ ہوں جیسے میں نے عمر کو خبر دی کہ بکری عالم ہے۔

صفت کی تعریف و اقسام

صفت کی تعریف: جو تابع اپنے متبوع یا اسکے متعلق کا وصف بیان کرے اسے صفت کہتے ہیں اور صفت کے متبوع کو موصوف کہتے ہیں۔ جیسے چھوٹا بچہ۔ وہ مرد جسکا باپ عالم ہے۔

صفت کی دو اقسام

صفت حقیقی: جو صفت موصوف کا وصف بیان کرے اسے صفت حقیقی کہتے ہیں۔ جیسے چھوٹا بچہ۔

صفت سببی: جو صفت موصوف کے متعلق کا وصف بیان کرے اسے صفت سببی کہتے ہیں جیسے وہ مرد جسکا باپ عالم ہے۔

تاکید کی تعریف و اقسام

تاکید کی تعریف: جو تابع متبوع کی طرف حکم کی نسبت کو پختہ کر دے یا یہ ظاہر کرے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے اسے تاکید کہتے ہیں۔ جیسے عمر آیا آیا۔ یعنی عمر ہی آیا۔ قوم آئی تمام کی تمام۔

تاکید کی دو اقسام

تاکید لفظی: جو تاکید لفظ کے تکرار سے حاصل ہو اسے تاکید لفظی کہتے ہیں۔
تاکید معنوی: جو تاکید مخصوص الفاظ سے حاصل ہو اسے تاکید معنوی کہتے ہیں۔

تاکید معنوی کے مخصوص الفاظ: خود، بذات خود، تمام، سب وغیرہ۔

معطوف کی تعریف: جو تابع حرف عطف کے بعد واقع ہوتا ہے اسے معطوف کہتے ہیں اور معطوف کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں جیسے عمر آیا اور بکر۔

عطفِ بیان کی تعریف: جو تابع صفت نہ ہو اور متبوع کی وضاحت کرے اسے عطف بیان کہتے ہیں اور عطف بیان کے متبوع کو مبین کہتے ہیں۔ جیسے ناصر بکر آیا۔

حروف عطف: اور، پھر، فوراً، جب، یا، یا تو، بلکہ، لیکن، نہ کہ، یہاں تک کہ۔

بدل کی تعریف و اقسام

بدل کی تعریف: جو تابع نسبت میں مقصود ہو اور متبوع صرف تمہیداً لایا گیا ہو اسے بدل کہتے ہیں۔ اور بدل کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔ جیسے علم والا بکر کھڑا ہوا۔ میں نے قرآن پاک کا آدھا حصہ پڑھا۔

بدل کی چار اقسام

بدل کل: جو بدل مبدل منہ کا کل ہو۔ جیسے میرا بیٹا عمر آیا۔
بدل بعض: جو بدل مبدل منہ کا جز ہو۔ جیسے ایک بھائی انار کا حصہ کھایا۔
بدل اشتمال: جو بدل مبدل منہ کا متعلق ہو۔ جیسے عمر کا عدل مشہور ہوگیا۔
بدل غلط: جو بدل غلطی کے ازالہ کے لیے لایا گیا ہو۔ جیسے زید آیا بکر۔ صحیح جملہ زید اور بکر آیا۔

اسمائے عدد

اسمائے عدد کی تعریف: جن اسم سے کسی چیز کے افراد شمار کیے جائیں انہیں اسم عدد کہتے ہیں اور جسے شمار کیا جائے اسے معدود کہتے ہیں۔ جیسے تین مرد۔ چار عورتیں

اسمائے کنایہ

اسمائے کنایہ کی تعریف: جو اسم کسی مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے اسے اسم کنایہ کہتے ہیں۔ جیسے تمہارے کتنے بھائی ہیں۔ میں نے ایسا ویسا کیا۔

• مبہم عدد پر دلالت کرنے والے اسماء تین ہیں: کتنے، اس طرح، کتنے ہی (کتنے) سے کسی چیز کی تعداد کے متعلق سوال کیا جائے تو اسے استفہامیہ کہتے ہیں۔ اور تعداد کے متعلق خبر دی جائے تو اسے خبریہ کہیں گے۔ میرے پاس کتنی یا اتنی کتابیں ہیں۔

اسمائے افعال

اسمائے افعال کی تعریف: جو اسم فعل کا معنی دے اسے اسم فعل کہتے ہیں۔ جیسے جدا ہوا۔ پکڑو۔

اسم فعل کی دو اقسام

اسم فعل بمعنی ماضی: خالد تھا یہ تھا آہیں ناہت دور ہے یا مشغل ہے۔
اسم فعل بمعنی امر حاضر: ذرا ٹھہرو زید اے زید آہستہ یا انتظار کرو۔
تم پر معافی ہے۔

مصدر کی تعریف:

مصدر کی تعریف: جو اسم فقط مدت و معنی پر دلالت کرتا ہو اور اس سے دوسرے صیغے (فعل، اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ) بنتے ہوں اسے مصدر کہتے ہیں۔ جیسے مدد کرنا۔ بیٹھنا۔

اسم فاعل کی تعریف

اسم فاعل کی تعریف: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جسکے ساتھ فعل قائم ہو اسے اسم فاعل کہتے ہیں۔ جیسے کھانے والا۔ پینے والا۔

اسم مفعول کی تعریف

اسم مفعول کی تعریف: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو اسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ جیسے مارا ہوا۔ تخلیق کیا ہوا۔

صفت مشبہ کی تعریف

صفت مشبہ کی تعریف: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ثبوتی طور پر ہو۔ جیسے سخی، سخت، مشکل۔

اسم تفضیل کی تعریف

اسم تفضیل کی تعریف: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں کسی کے مقابلے میں مصدری معنی کی زیادتی ہو اسے اسم تفضیل کہتے ہیں۔ جیسے علم سب سے زیادہ نفع دالانے مال ہے۔ جس ذات میں معنی کی زیادتی ہو اسے مفضل کہتے ہیں اور جس کے مقابلے میں زیادتی ہو اسے مفضل علیہ کہتے ہیں جیسے مذکورہ مثال میں علم مفضل اور مال مفضل علیہ ہے۔

اسم تفضیل کا دو طرح سے استعمال: (سے) کے ساتھ جیسے علم مال سے افضل ہے۔ اضافت کے ساتھ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔

اضافت کی تعریف و اقسام

اضافت کی تعریف: کسی اسم کی دوسرے اسم کی طرف نسبت کرنا اضافت کہلاتا ہے جیسے بکر عمر کا غلام ہے۔ لڑکا سستا اخلاق اچھا ہے۔

اضافت کی دو اقسام

اضافت لفظیہ: جس اضافت میں صفت کا صیغہ (اسم فاعل و اسم مفعول صفت مشبہ و اسم تفضیل) اپنے معمول (فاعل یا مفعول بہ) کی طرف مضاف ہو اسے اضافت لفظیہ یا اضافت مجازیہ کہتے ہیں۔ جیسے فلاں کا چہرہ اچھا ہے۔ خالد عمر کو مارنے والا۔ اور جس اضافت میں صفت کا صیغہ معمول کی طرف مضاف نہ ہو اسے اضافت معنویہ یا اضافت حقیقیہ کہتے ہیں۔ جیسے خالد زید کا غلام ہے۔ بکر فلاں کا کاتب ہے۔

افعال مدح و ذم

افعال مدح و ذم کی تعریف: جو افعال تعریف یا مذمت کے لیے وضع کیے گئے ہیں انہیں افعال مدح و ذم کہتے ہیں۔ زید بہت اچھا آدمی ہے۔ بہت بری عورت ہے۔

افعال مقاربہ کی تعریف و اقسام

افعال مقاربہ کی تعریف: جو افعال خبر کا قریب ہونا یا خبر کی امید یا خبر کا شروع ہونا ظاہر کریں انہیں افعال مقاربہ کہتے ہیں۔ جیسے قریب ہے کہ فلاں آجائے۔ امید ہے کہ فلاں کامیاب ہو جائے۔ بارش شروع ہو گئی۔

افعال مقاربہ کی تین اقسام

افعال مقاربہ: وہ افعال جو یہ ظاہر کریں کہ خبر کا حصول قریب ہے۔ جیسے قریب ہے کہ سردی ختم ہو جائے۔

افعال رجاء: وہ افعال جو یہ ظاہر کریں کہ خبر کے حصول کی امید ہے۔ جیسے امید ہے کہ وہ آجائے۔

افعال شروع: وہ افعال جو یہ ظاہر کریں کہ خبر کی ابتداء ہو چکی ہے۔ جیسے بارش برسنے لگی۔

افعالِ تعجب

افعالِ تعجب کی تعریف: جو افعال اظہارِ تعجب کے لیے وضع کیے گئے ہیں انہیں افعالِ تعجب کہتے ہیں۔ جیسے فلاں کا اخلاق کیسا اچھا ہے۔ فلاں کیسا سستی ہے۔ اور جس چیز پر تعجب کیا جائے اسے متعجب منہ کہتے ہیں۔

حروف کی تعریف و اقسام

حروف کی تعریف: ترکیبِ کلمات کے لیے موضوع حروف کو حروفِ مبانی، حروفِ تہجی یا حروفِ ہجا کہتے ہیں۔ جیسے ا۔ ب۔ ت وغیرہ۔ اور معنی کے لیے موضوع حروف کو حروفِ معانی کہتے ہیں۔ جیسے میں (اندر) وغیرہ۔

حروفِ معانی کے گیارہ اقسام

حروفِ استقبال: جیسے عنقریب وغیرہ۔

حروفِ تاکید: ضرور، لازمی وغیرہ۔

حروفِ تفسیر: یعنی وغیرہ۔

حروفِ تخصیص: ہی، ہی وغیرہ۔

حروفِ مصدر: جیسے ممکن ہے کہ کامیاب ہو جائے۔

حروفِ ردع: ہرگز نہیں وغیرہ۔

حروفِ توقع: شاید، ممکن ہے وغیرہ

حروفِ جواب: جی۔ کیوں نہیں وغیرہ۔

حروفِ تنبیہ: خبردار۔ ہوشیار وغیرہ۔

شرط و جزاء

کلمہ شرط جن دو جملوں پر داخل ہوتا ہے ان میں سے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں ، شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتی ہے ۔ اور جزاء کبھی جملہ فعلیہ اور کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے ۔ جیسے جو جیتا سینا پایا ۔ اگر تم اسلام قبول کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے ۔

حروف ندائ اور منادیٰ

جن حروف سے کسی کو پکارا جاتا ہے انہیں حروف ندائ کہتے ہیں اور جسے حرف ندا سے پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں ۔ جیسے یا بنی ۔

ترخیم اور استغاثہ

منادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف یا ایک جزو کو تخفیفاً حذف کر دینا ترخیم کہلاتا ہے ۔ جیسے یا مالک سے یا مال ۔ یا منصور سے یا منصو ۔

کسی کو مدد کے لیے پکارنا استغاثہ کہلاتا ہے جیسے مدد کے لیے پکارا گیا ہو اسے مستغاث یا مستغاث بہ کہتے ہیں اور جس کی مدد کے لیے پکارا گیا ہو اسے مستغاث لہ کہتے ہیں ۔ جیسے اے قوی ضعیف کے لیے ۔

تنازع فعلین

کبھی دو فعلوں کے بعد ایک اسم ظاہر آتا ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک فعل اس اسم ظاہر کو اپنا معمول بنانا چاہتا ہے اسی کو تنازع فعلین کہا جاتا ہے ۔

تنازع فعلین کی چار صورتیں

ہر فعل اسم ظاہر کو فاعل بنانا چاہتا ہے ۔ جیسے فلاں نے میری مدد کی اور مجھے عزت دی۔

ہر فعل اسم ظاہر کو مفعول بنانا چاہتا ہے ۔ جیسے میں نے فلاں کی مدد کی اور اسکی عزت کی۔

پہلا فعل فاعل اور دوسرا فعل مفعول بنانا چاہتا ہے ۔ جیسے اس نے میری مدد کی اور میں نے اسکی عزت کی۔

پہلا فعل مفعول اور دوسرا فعل فاعل بنانا چاہتا ہے جیسے میں نے اسکی مدد کی اور زید نے مجھے عزت دی

مبتدا کی قسم ثانی

جو صیغہ صفت نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو وہ بھی مبتدا ہوتا ہے اس کو مبتدا کی قسم ثانی کہتے ہیں۔ جیسے کیا دو لڑکے جانے والے ہیں ۔ کیا مرد موجود ہیں۔

نسبت کی تعریف

نسبت کی تعریف: کسی اسم کے آخر میں یائے نسبت لاحق کرنے کو نسبت کہتے ہیں اور جس اسم کو یائے نسبت لاحق ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں۔ جیسے پاکستانی ۔